

## میکسیم روڈنسن بحثیت سیرت نگار ایک تجزیاتی مطالعہ

محمد اکرم ساجد<sup>☆</sup>

### Abstract:

"Maxim Rodinson (1915-2004) a French orientalist wrote his book, "Muhammad" in social and communist perspectives. He claims to be a modern orientalist. He writes for secular and agnostic people. An author of many books Maxime Rodinson writes on, the different aspects of Prophet's (Peace be upon him) life particularly revelation, Jehad and polygamy. He uses very hard, abused language desiring, to be praised, but he neglected the fact that he cannot deceive people in guise of obsolete words. Rodinson's biography does not match the true spirit of balanced writing and impartial description. He, infact, desired to inflame the enmity already prevailing in Europe. The intellectuals rejected the book badly. Maxim Rodinson depicted the personality of Muhammad (Peace be upon him) in the peculiar secular culture of France of the 20th century. He claims he is writing in a new style but forgot he infact is discussing, the most respectable personality of the world."

سیرت النبی ﷺ ایک ایسا موضوع ہے جس پر ہر دور میں بہت زیادہ لکھا گیا ہے۔ سیرت النبی ﷺ پر قلم اٹھانے والوں میں مسلمان بھی ہیں اور غیر مسلم بھی۔ غیر مسلموں میں دونوں نظر کے مصنفوں رہے ہیں۔ ایک وہ جو آپ ﷺ کو ایک تاریخ ساز ہستی کے طور پر دیکھتے ہیں دوسرے وہ جو معاندانہ انداز سے سیرت پر لکھتے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں ماضی قریب کے ایک ہم عصر مستشرق میکسیم روڈنسن کی سیرت نگاری میں کاوش کا نقد انہ جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

میکسیم روڈنسن ۱۹۱۵ء میں مارسلیس، پیرس، فرانس میں پیدا ہوئے۔ ان کے والدین ایک متوسط کیمونٹ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے خاندان کو پولینڈ سے نکال دیا گیا۔<sup>(۴)</sup> ان کے والد پیرس کے جیوش و کرزرٹیٹ یونین کے بانیوں میں سے تھے۔ ابتدائی تعلیم پیرس ہی سے حاصل کی۔ تیرہ سال کی عمر میں انھوں نے Errand Boy (لوگوں کو بازار سے سودا سلف لا کر دینے والا) کی حیثیت سے متحکم اور سرگرم زندگی کا آغاز کر دیا۔<sup>(۵)</sup> ۱۹۳۲ء میں انھوں نے سترہ سال کی عمر میں Ecolo Des Language Orientals سے مقابلہ کا امتحان پاس کیا۔ یہ امتحان زبانوں میں ماہر ہونے کے بارے میں صرف فرانس میں ہی منعقد ہوتا ہے۔ اس طرح وہ تمیں زبانوں، ان کے لہجوں اور ادبیگی کے ماہر بن گئے۔<sup>(۶)</sup>

۱۹۴۰ء میں انھوں نے عملی زندگی کا آغاز کیا۔ انھوں نے فرنچ اسٹیلیٹ آف عرب اسٹیلیز دشمن میں ملازمت اختیار کی۔ وہاں پر میکسیم روڈنسن نے دمشق کی بیشل لاسبریری میں بہت سی نادرو نایاب عربی کتب جمع کیں۔ ۱۹۵۵ء میں Ecolo Partique Des Hauts Etudes میں بطور استاد اپنے فرانچ کا آغاز کیا۔ ۱۹۵۹ء میں ایتھوپیا کی زبانوں کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ وہاں پر آپ نے اپنی ریٹائرمنٹ تک کام کیا۔ آپ بہت سے تعلیمی اعزازات سے نوازے گئے۔ جن میں سے ایک Chevalliar De La Legiond Honour بھی تھا۔ وہ بُشِ اکیڈمی کے ممبر بھی رہے۔<sup>(۷)</sup>

میکسیم روڈنسن فرانسیسی مورخ، ماہر عمرانیات اور ایک ماہر مستشرق تھے۔ انھوں نے استشراق کے متعدد زبانوں کا مطالعہ کیا۔ فرانس میں انھیں اسرائیل پر تنقید کرنے کے حوالے سے شہرت ملی۔<sup>(۸)</sup> روں سے ان کے انخلاع کی وجہان کے سیاسی نظریات کا لکڑا اوتھا۔ میکسیم روڈنسن کی تربیت شالمن کے مدراہ اور یہودی مذہبی بنیاد پرستی کے متصاد خیالات والے ماحول میں ہوئی۔ انھوں نے اور ان کے بھن نے کبھی بھی عبرانی زبان نہیں سکھی۔<sup>(۹)</sup> پروفیسر میکسیم روڈنسن کو یہودی نسل پرستی کے خلاف نظریات کا حامل ہونے کا الزام بھی سننا پڑا کیونکہ وہ فلسطینیوں کے حقِ خود آبادیت کے حامی تھے۔ اگرچہ بعد میں اس سے انحراف کر لیا۔<sup>(۱۰)</sup> ۱۹۹۵ء میں انھیں Rationale Organization نے انعام سے بھی نوازا۔

موصوف اپنے "ضمون The Path to Survival" میں عرب اسرائیل تنازعہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اسرائیل کے قیام کے وقت ہی اعتدال پسند یہودیوں کا خیال تھا کہ یہاں یہودی ریاست قائم نہ کی جائے اور اگر قائم ہو گئی تو اس ریاست کا زیادہ دریک قائم رہنا مشکل ہے رودنسن کا خیال ہے کہ چونکہ اسرائیل یک طرفہ کارروائیں کرتا ہے لہذا کوئی بھی ملک محض طاقت کے مل بوتے پر زیادہ دریک قائم نہیں رہ سکتا۔ اگر اشتراکی ممالک بھی سرمایہ دار ملکوں کی طرح اسرائیل کی کھل کر اور پوری طرح سے حمایت کریں تو اسرائیل

کی کچھ عمر بڑھ سکتی ہے لیکن ان عربوں کا کیا قصور ہے جو حسن کمزور ہونے کی وجہ سے مار کھارے ہیں۔ اس سے بہتر ہے انھیں ذبح کر کے بجراہ احمد میں پھینک دیں۔<sup>(۹)</sup>

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میکسم روڈنسن کے خیالات میں تبدیلی آتی گئی۔ فلسطینیوں کے اتنے بڑے حمایتی اور مددگار کے خیالات میں یک دم ایک مقنی موڑ آیا اور وہ فلسطینیوں اور اسرائیلوں کی صلح کے حامی ہو گئے۔ ان کے درمیان پر امن نہ اکرات کی بات کرنے لگے روڈنسن کے خیال میں اسرائیلی توسعی پسند نہیں ہیں بلکہ اب وہ ایک قومی وجود رکھتے ہیں الہذا یہودیوں کے اجتماعی حقوق ہیں اور فلسطینیوں کو ان کا احترام کرنا چاہیے۔<sup>(۱۰)</sup> اس وجہ سے وہ فلسطین لبریشن آر گناہنیشن سے بھی اختلاف رکھتے تھے۔ میکسم روڈنسن کا خیال ہے کہ وہ الجیریا کے معاملے سے دھوکہ نہ کھائیں کہ انہوں نے فرانسیسی کالونی کو دہان سے ختم کر دیا تھا ان کے اور فلسطینیوں کے معاملہ میں بڑا فرق ہے۔ پھر وہ اسرائیل کو بھی تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ یورپ کا حصہ بننے کی کوشش نہ کرے۔ وہ صرف مشرق وسطیٰ کا ہی حصہ رہے۔ اپنے پڑوسیوں سے مل کر رہنا سکتے۔ فلسطینیوں سے نا انصافی کرنا چھوڑ دے اور افہام و فہمیم کارو بہ اپنائے۔<sup>(۱۱)</sup>

میکسم روڈنسن نے اسلام کا مطالعہ مارکی اور اشتراکی نقطہ نظر سے کیا۔ اپنی کتاب ”اسلام اور کپبلزم“، میں میکسم روڈنسن نے پورپ میں سرمایہ دارانہ نظام کے پھیلاو اور پروٹستنٹ فرقے کے عروج بارے لکھا۔ انہوں نے اس بات کی نفی کی کہ اسلام سرمایہ داری کی مخالفت کرتا ہے۔ انہوں نے اسلام کے معاشرتی پہلو پر بھی لکھا۔<sup>(۱۲)</sup>

دوسری جنگ عظیم کے دوران ۱۹۴۰ء میں وہ فرنچ اسٹیٹیوٹ آف مشق میں ملازمت کرتے رہے۔ یہاں پر انہوں نے اسلام پر اپنے مطالعہ کو وسعت دی۔ زندگی کے بقیہ سات سال انہوں نے لبنان کے شہروں سیدون اور بیروت میں گزارے۔ ۱۹۴۸ء میں میکسم روڈنسن پیرس کے ادارے Bibliotheque Nationale میں لا سبریرین بن گئے۔ یہاں انھیں لا سبریری کے مسلم سیکشن کا انچارج بنادیا گیا۔ ۱۹۵۵ء میں انھیں Ecole Partique Des Hautes Etudes میں ڈائریکٹر آف اسٹیڈیز بنادیا گیا۔ چار سال بعد وہ ایتھوپیائی زبان کے پروفیسر بن گئے۔ اسی دوران انہوں نے کمیونٹ پارٹی کو خیر باد کہہ دیا۔ ان پر اس سلسلہ میں دوالہات تھے:

- ۱۔ کہ وہ اپنی پیش وارانہ سرگرمیوں سے تجاوز کر رہے تھے۔
- ۲۔ انہوں نے شالان کے جنگی جرائم پر شدید تقدیکی تھی۔

ایک تیسرا وجہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ ان کے عقائد و نظریات پر الخاد کا قبضہ ہو گیا اور انہوں نے اپنے آپ کو Agnostic قرار دے دیا تھا۔ ۱۹۶۱ء میں لکھی گئی کتاب ”محمد“ نے انھیں شہرت کی بلندی پر پہنچا دیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ میکسم روڈنسن نے آنحضر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ کا معاشرتی اور اشتراکی نقطہ نظر سے مطالعہ کیا جسے چند یورپی اور اشتراکی ممالک نے بہت سراہا لیکن عرب

ملکوں میں اس کتاب کی اشاعت اور خرید و فروخت سختی سے منوع ہے۔ اس کے پانچ سال بعد ان کی کتاب Islam and Capitalism منظر عام پر آئی۔ اس میں انھوں نے بتایا کہ مسلمان معاشری طور پر کیوں زوال پذیر ہوئے۔<sup>(۱۳)</sup>

میکسم روڈن سن پر زیادہ تر جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ بحیثیت مستشرق ان کے کارنامے ہیں لیکن ان کا غیر معمولی اور منفرد کام یہ ہے کہ وہ مستشرق اور یورپی ہوتے ہوئے بھی اپنے ذہن میں یہ تجھ لانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یورپ کی استعماری اور توسعی پسندانہ سوچ ہے کہ اسرائیل کو شہد دے کر عربوں کے سینے میں ایسا خیج بھونپا جائے جو یورپ کے مفاد میں ہو اور ایشیا میں خصوصاً اسلام کو مسائل سے دوچار رکھا جائے درحقیقت یہ جدید توسعی پسندانہ سوچ ہے۔<sup>(۱۴)</sup>

میکسم روڈن سن اسلامی ریاست کے قیام پارے لکھتے ہیں کہ یہ مطلق العنان ہوتی ہے اور آئندہ جو ریاست قائم ہوگی وہ بھی اپنے خیالات و نظریات زبردستی اپنی رعایا پر ٹھونڈے گی۔ اس کی پولیس معاشرتی قوانین نافذ کرنے میں زبردستی کرے گی اور اپنے مذہبی نظریات قدیم اسلامی ریاستوں کی طرح جبراً نافذ کرے گی۔ پھر وہ یورپی حکومتوں سے اس کا موازانہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یورپ میں ایسا نہیں ہوتا۔<sup>(۱۵)</sup>

کلاڈیا روڈن Claudia Roden لکھتی ہیں میکسم روڈن سن متنوع الجہت شخصیت تھے وہ تاریخ میں داستان رقم کر گئے وہ نہ صرف اعلیٰ پائے کے مصنف تھے بلکہ ان کی تحریر میں ادبی چاشنی اور گہری مقصدیت چھپی ہوئی تھی۔ انھوں نے زندگی کے مختلف پہلوؤں پر لکھا اگرچہ ان کی شہرت کا باعث ان کی کتاب ”محمد“ ہے لیکن وہ عربوں کے کھانے پکانے کے انداز سے لے کر ان کھانوں کے ذوق، قرون اولیٰ کے تمدن، اسلامی تہذیب، اس تہذیب کی خصوصیات اور اس کا یورپی تہذیب سے کہیں برتر ہونا جیسے موضوعات پر بھی اظہار خیال کرتے ہیں۔<sup>(۱۶)</sup>

فروک مارڈم بے Farouk Mardam Bey لکھتے ہیں میکسم روڈن سن وسیع مطالعہ کے حامل اور کثیر التصانیف تھے۔ وہ بیک وقت فلسفی، سائنس دان، ماہر عمرانیات، مورخ، ادیب، سیاستدان نہ جانے اور کتنی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ انھوں نے کل ملا کر ۸۰۰ مضمایں و کتب اور ادارے لیے کھڑے۔ انھوں نے زندگی کا ہر لمحہ مسلسل علم کی لگن اور تصنیف و تالیف میں گزارا۔<sup>(۱۷)</sup> فریڈ ہالیڈے Fred Halliday لکھتے ہیں میکسم روڈن سن بڑی گہرائی میں جا کر مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ یہودی ریاست کے محض اس لیے مخالف تھے کہ اسرائیل جرأۃ قومیت کے نام پر پوری دنیا پر یہودیت تھوپنا چاہتا تھا۔<sup>(۱۸)</sup> میکسم روڈن سن کے توسعی پسندانہ عزائم پر بھی کھل کر تنقید کرتے رہے۔<sup>(۱۹)</sup>

میکسم روڈن سن لکھتے ہیں کہ گھر کے اندر کی غربت کی وجہ سے ان کے تعلقات دوسرے بہن بھائیوں میں کبھی بھی خوشنگوار نہ رکھ سکے۔ ان کی اپنی بہن سے اکثر لڑتی رہتی تھی۔ ان کی والدہ کپڑے سی کر

گزارہ کرتی تھیں۔ ان کے گھر میں غربت کے ڈیرے تھے حتیٰ کہ کھانا کھانے کے برتن بھی پورے نہ تھے۔ اس وجہ سے جب وہ پرائزیری سکول میں پڑھنے لگے تو انھیں کھانا کھانے کے آداب بھی نہیں آتے تھے۔ (۲۰) مایکل ینگ Michael Young لکھتے ہیں کہ میکسم روڈنسن اسرائیلی یہودیوں کو لکھتے ہیں کہ یہ جدید جاہل ہیں وہ اس کی توضیح یہ کرتے ہیں کہ یہ جدید ہونے کا بھی دعویٰ کرتے ہیں اور مذہب سے بھی چھٹے ہوئے ہیں۔ (۲۱)

ڈیگلس جوہانس Douglas Johnson لکھتے ہیں فرانسیسی مورخ اور ماہر عمرانیات پروفیسر میکسم روڈنسن عربوں اور اسلام پر لکھنے کے ماہر ہیں ان کی مارکسزم سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کا معاشی اور معاشرتی حالات کے پس منظر میں جائزہ لیا۔ وہ اسلام کا عیسائیت سے تقابل بھی کرتے ہیں۔ وہ اسلام کی نسبت موجودہ مسلمانوں کے بارے میں زیادہ لکھتے ہیں۔ میکسم روڈنسن عوامی حلقوں میں ہمیشہ تنازعہ شخصیت گنے جاتے تھے۔ ۱۹۹۹ء میں ان کی کتاب ”محمد“ تاہرہ میں امریکین یونیورسٹی کے نصاب سے خارج کر دی گئی تھی۔ مختلف جگہوں پر خدمات انجام دے کر وہ ۲۰۰۳ء میں فوت ہوئے ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھیں۔ (۲۲)

میکسم روڈنسن نے The Journal کے صحافی کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کے قیام نے دیگر ملکوں میں بینے والے یہودیوں کو بھی غیر محفوظ بنادیا ہے۔ وہ واضح کرتے ہیں کہ یہودی نسل پرستی نے اضافی رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں جو یہودی قوم کے استحکام میں بھی منفی کردار ادا کر رہی ہیں۔ (۲۳)

### میکسم روڈنسن کی تصانیف

ان کی بیشتر تصانیف فرانسیسی زبان میں ہیں۔ ان کی معروف کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

1. Muhammad
2. Marxism and the Muslim World
3. Israel and the Arabs
4. Israel a Colonial Settler State
5. The Arabs
6. Islam and Capitalism
7. Europe and the Mystique of Islam
8. Marxist, Leninist Scientific Atheism and the Study of Religion and Atheism in USSR
9. The Persistence of the Jewish Question
10. Why Palestinians Fight Israel<sup>(24)</sup>

زیر نظر مضمون میں میکسیم روڈنسن کی تایف "محمد" کا جائزہ لینا مقصود ہے۔ کس طرح سے وہ حقائق کو توڑ کر پیش کرتے ہیں۔<sup>(۲۵)</sup> پھر میکسیم روڈنسن لفاظی کے پردہ میں حق چھپا لیتے ہیں۔ آئندہ سطور میں انہی حقائق پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

### سیرت محمدی ﷺ پر لکھنے کے مختلف انداز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ کے بارے میں بے شمار تباہیں دنیا کی مختلف زبانوں میں لکھی گئی ہیں یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ سائنس کے برکس سیرت کا موضوع ایک جامد مضمون دکھائی دیتا ہے کہ اس کی بنیادی معلومات و تعداد میں تو اضافہ نہیں ہو سکتا لیکن انداز بیان، بتائج اخذ کرنے کا طریقہ کارا اور لکھنے کی ترتیب کے اعتبار سے تایفات مختلف ہو سکتی ہیں۔<sup>(۲۶)</sup>

سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لکھتے ہوئے عمومی طور پر اسحاق اور ابن ہشام کا انداز ہی اختیار کیا جاتا ہے۔ لیکن چند نادر اور نایاب دماغوں نے تجویہ اور تقدید و تبصرہ کا طریقہ بھی اختیار کیا بعض حضرات نے ان غیار و اعداء کے الزامات کا جواب دینے کی قابل ستائش کوشش بھی کی۔ ابن اسحاق اور ابن ہشام کے بعد عبدالرحمن بن عبد اللہ اور امام سیمیلی نے دستیاب روایات کو تقدید کے معیار پر پرکھ کر تجزیاتی بصیرت کا ثبوت دیا اور مفصل سیرت نگاری کی بنیاد ڈالی۔ حافظ ابن کثیر اور ان کے رفقاء نے روایات سیرت کے ساتھ ساتھ احادیث اور اخبار محدثین کا بھی اضافہ کر دیا۔ جزئیات نگاری اور تفصیل و تشریح کی ایک نئی مطعون سیرت و اقدی نے ایجاد کی۔ اردو میں بیانیہ اور تجزیاتی مطالعہ کی حامل سیرت کی کتاب بولی نعمانی کی ہے۔

### قرآن و حدیث سیرت کا بنیادی مأخذ

مستشرقین کا یہ الزام ہے بنیاد ہے کہ انہوں نے پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انسانی اور بشری لحاظ سے دیکھا ہے اور اس اعتبار سے ان پر ہر قسم کا تبرہ ممکن ہے۔ اگر کسی چیز کو جانچنے کا معیار حرق ہے تو مسلمان سیرت نگاروں جیسے حافظ ابن حجر عسقلانی اور دوسرا ماهرین حدیث نے اہل سیرت کی روایات کی تصدیق و ترجیح کے ذریعے تائید کر دی اور تمام ترجیح کو اس انداز سے سمیٹ دیا کہ انسانی عقل و فکر کے تمام گوشے اس سے اپنے سمجھی سوالات کے تلبی بخش جوابات پاسکیں۔<sup>(۲۷)</sup>

### جانب داری سے احتراز

ابن خلدون جانب ارتارتخ نگاری کو ان سات بڑے جرم تحریر اور گناہ نگارش خیال کرتے ہیں جس سے لکھنے والا اپنے خبث باطن اور تنگ نظری کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہذا کسی بھی تحریر میں قبل غور بات یہ ہے کہ لکھنے والا بات کو کتنا توڑ مردود کر غلط رنگ دینے، آدھائی لکھنے اور بغیر وجہ کے حق کو مسترد کرنے کا جرم تو نہیں کر رہا؟<sup>(۲۸)</sup>

یہ تسلیم کہ غیر مسلمان آنحضر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں لکھتے ہوئے احترام اور ادب کا وہ معیار اپنے ذہن میں نہ لائیں گے جو مسلمانوں کا ہو سکتا ہے لیکن مستشرقین کم از کم اسلام اور کفر یا پھر حق اور نحق کی تحریر تو کریں کہ وہ اپنے تینیں عالم فاضل بنیں اور آنحضر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جو جی میں آئے لکھ ڈالیں۔ انھیں یہ تو معلوم ہونا چاہیے کہ ایک خاص نظریے کی سرحدیں کہاں سے شروع ہوتی ہیں؟<sup>(۲۹)</sup>

### میکسیم روڈنسن کا ماہر زبان ہونے کا دعویٰ

ان ہی نظریات کے حامل فرانسیسی مستشرقین میکسیم روڈنسن ہیں۔ اسلام دشمن حلقة خصوصاً یہود ان کی کتاب کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک میزان، ایک کسوٹی (Touch Stone) قرار دیتے ہیں۔ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ لفظی بازی گری کے پردے میں زبان دانی کے ماہر میکسیم روڈنسن نے چرب زبانی کر کے کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے اور چاند پر تھوکنے کی ناکام کوشش بھی!<sup>(۳۰)</sup>

### روڈنسن کی ذاتی زندگی کی محرومی اور کرب کار عمل

میکسیم روڈنسن کے دور ایجادیہ حیات اور ان کی زندگی کے اردو گرد سماجی و سیاسی حالات کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ ان کے والدین کے قتل، معاشری تنگ وستی، دیار غیر میں اجنیمت، تعلیم کے ادھوارہ جانے اور خصوصاً گھر بیلوں ماحول کی ناخوشنگواریت کی وجہ سے ملنے والے دکھ اور کرب نے ان کی وہ ذہنی کیفیت بنادی کہ کتمان حق، کینہ پروری، تعصّب، تنگ نظری اور تصویری کے ایک رخ کا مطالعہ کرنا ان کی فطرت کا حصہ بن گئے۔<sup>(۳۱)</sup>

یہ سارے مصائب موصوف کے دماغ کے ان بندگو شوں کوئہ کھول سکے جو علم کا حاصل ہے کہ یہ ایک نور ہے۔ جس میں اندر ہیرے کی بجائے صاف اور روشن دکھائی دیتا ہے۔ آنحضر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ہستی ہیں جن کے بارے میں ان کے سامنے کے بدترین دشمن کفار و منافقین بھی اس قسم کا کوئی بہتان و طعن نہ ایجاد کر سکے۔ سیرت نگاری پر موصوف کی کتاب محمد ان کی فرانسیسی کتاب Mohmet کا اینے کارٹر Anne Carter کا ترجمہ شدہ انگریزی ایڈیشن ہے۔ میکسیم روڈنسن نے یہ کتاب ۱۹۶۱ء میں لکھی تھی۔ کلب فرانس ڈلوز نے یہ کتاب طبع کی تھی۔ اینے کارٹر نے ۱۹۷۱ء میں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا اور ایڈن لین پنگوئن پریس لندن نے اس کی اسی سال اشاعت کی۔

پہلے ایڈیشن کی اشاعت کے وقت میکسیم روڈنسن نے آٹھ صفحات پر مشتمل طویل تبصرہ لکھا جو کہ ان کے خیالات کو جانچنے اور کتاب کے لکھنے کے مقصد کے حوالے سے تفصیلی معلومات فراہم کرتا ہے۔ دوسرے ایڈیشن کی اشاعت پر صرف دو صفحات کا تبصرہ ہے۔ کتاب کے کل سات باب ہیں جو تین سوتیرہ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں ان میں سب سے طویل باب غزوہات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہے۔

”محمد“ کے دوران مطالعہ جا بجا فٹ نوٹ اور حوالے بھی ملتے ہیں جن سے جناب روڈنسن اپنے خیالات کی مزید توضیح کا کام لیتے ہیں۔<sup>(۳۲)</sup>

### عربی الفاظ و اصطلاحات سے نابلد

موصوف نے ایک صفحہ پر مشتمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شجرہ نسب بھی فراہم کیا ہے، مغربی ایشیا اور عرب کی ۲۳۰ء میں جغرافیائی حالت کیسی تھی اس پر ایک نقشہ بھی بنایا ہے۔ ان دنوں مکہ المکرہ اور مدینہ منورہ کا پس منظر کیا تھا اس کو بھی ایک نقشے کی مدد سے سمجھایا گیا ہے۔ اس کے بعد صفحہ نمبر ۳۲۹ تا ۳۴۲ چودہ صفحات پر مشتمل کتاب میں عربی میں استعمال ہونے والے الفاظ کی توضیحات ہیں۔ جن افراد کے نام استعمال ہوئے ہیں ان کی تشریع ہے ان ناموں کے استعمال اور ان کی توضیح میں مصنف نے شدید ٹھوکر کھائی ہے۔ منتخب کتابیات میں مصنف نے اپنے وسیع المطالعہ اور وسیع المشرب ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ جناب میکسیم روڈنسن نے فرانس میں منعقدہ اپنی طرز کا واحد زبانی دانی کا مقابلہ کا امتحان پاس کیا تھا اور دنیا کی تیس زبانوں کے ماہر ہونے کا دعویٰ کیا۔ اگرچہ کتاب میں مشکل الفاظ کی بھرمار ہے لیکن الفاظ کا اپنے محل اور موقع محل کی مناسبت سے استعمال کتاب میں کم ہی نظر آتا ہے۔ اکثر عربی الفاظ کا معانی اور سیاق و سبق سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔

### آزاد خیال مارکسٹ اور ملحد

حقیقت اس کے عکس ہے اس لیے کہ اس کتاب میں سوائے اضداد اور بہتان کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ مصنف کے مذہبی عقائد، سیاسی نظریات اور معاشری خیالات کسی دین اور مذہب کے پیروں نہیں ہیں وہ ایک آزاد خیال مارکسٹ اور ملحد ولادین فلسفی ہیں۔<sup>(۳۳)</sup>

### نفیات کے حوالہ سے مطالعہ

انھوں نے چند کتب کے حوالے دے کر اپنی رائے کو سند کا درجہ دینے کی سمیٰ ناتمام کی ہے۔ چند معروف لغات کا حوالہ دینے کے بعد مصنف ان انگریزی مصطفیٰین کا ذکر کرتے ہیں جن کے خیالات میکسیم روڈنسن سے من و عن ملتے ہیں۔ ان میں تار آندرے Andre Tor جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ کا جائزہ نفیات کے اصولوں کے پیش نظر کیا۔ ان ہی سے متاثر ہو کر میکسیم روڈنسن بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نفیاتی مرض کا الزام لگاتے ہیں۔ اس کے بعد فرانسیسی مصنف ریس بلکرے Rigis Blackere کا تذکرہ کرتے ہیں جن کی کتاب متنازعہ ہونے کی بنابرچھپ ہی نہ سکی۔ مصنف ملنگری وات Watt Monttgomery Watt کا ذکر جا بجا کرتے ہیں۔ وات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کو دھھوں اور دوخانوں میں باہم دیا تھا کہ کبی دور اور مدنی دور میں دومحمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تھے۔<sup>(۳۴)</sup>

### ڈاکٹر محمد حمید اللہ پر تقدیم

رودی پاریٹ جمن مستشرق کا ذکر بھی وہ بڑی چاہ اور محبت سے کرتے ہیں کیونکہ میکسیم روڈنسن کے مطابق پاریٹ کا کام اگرچہ کم ہے لیکن بہت اعلیٰ پائے کا ہے دوسرا اس لیے کہ رودی پاریٹ نہ صرف میکسیم روڈنسن کے ہم عہد ہیں، ہم خیال بھی ہیں۔ جہاں تک ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا تعلق ہے چونکہ وہ میکسیم روڈنسن کے ہم عصر اور فرانس میں ہی رہا اُن پذیر مسلمان اسکالر تھے لہذا ان کا ذکر روڈنسن نے ایک وسیع علم رکھنے والے کے طور پر کیا ہے۔ لیکن روڈنسن کے خیال میں وہ کوئی ”تقدیمی زگاہ رکھنے والے اسکالر“ نہیں بلکہ ان کا روایہ معدورت خواہا نہ ہے۔

### معاصر مستشرقین سے استفادہ

فرینس بہل Frants Buhl روڈنسن کے رائے ہے کہ ان سے قبل سیرت پر جتنی کتب بھی لکھی گئیں وہ ان کا نچوڑ پیش کرتے ہیں۔ ڈرنگھم اور اینیلی ڈیل کا ذکر بھی میکسیم روڈنسن اپنے پیش روؤں کے طور پر کرتے ہیں۔ جاپانی اسکالر تو شکواز و شو Toshihiko Izutsu عبد جہالت پر اچھا تبصرہ کرتے ہیں۔ اسی طرح ہینا زیور اس Hanna Zaeharias کو بھی وہ اپنے ماذد میں شمار کرتے ہیں۔ مصنف لکھتے ہیں کہ انہوں نے رچڈ بل اور اے۔جے۔ آربی کا ترجمہ قرآن بھی فرانسیسی زبان میں پڑھا ہے۔ ان صفحات میں مصنف کا خیال ہے کہ ڈاکٹر محمد اللہ نے مغرب کی بہت سی غلط فہمیوں کو دور کیا ہے۔ اے۔ گلیوم کا انگریزی اور ابن اسحاق کی سیرۃ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ترجمہ شدہ حصہ بھی مصنف کے سامنے ہے۔ اسی طرح ایک امریکی مصنف کا لٹن، ایس کون جنہوں نے مشرق وسطیٰ کی زندگی اور سماج پر لکھا، ان کا ماذد ہیں۔<sup>(۳۵)</sup>

کتاب کے آخر میں ایک سورفلین Xavier De Phanholt فرانسیسی کا ذکر ہے کہ انہوں نے جغرافیائی خاکوں کی مدد سے تاریخ اسلام قلم بند کی۔

### سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میکسیم روڈنسن کی کتاب ”محمد“ کا جائزہ

درمیانے درج کی طباعت والی یہ کتاب کل تین سو اکٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ آج سے چھاس برس قبل چھپنے والی یہ کتاب بہت اعلیٰ پائے کی کمپوزنگ کی حامل ہے۔ دیکھتے ہی کتاب خرید کر پڑھنے کو جی کرتا ہے لیکن پاکستان میں اس کتاب کی قیمت بہت زیادہ رکھی گئی ہے جو متوسط درجے کی مالی حیثیت کے حامل قاری کے لئے خرید کر مطالعہ کرنے میں سخت دشواری کا باعث ہے۔ جو ایڈیشن ۲۰۰۰ء میں چھپا میکسیم روڈنسن نے اپنی وفات سے دو سال قبل اس پر جو تبصرہ لکھا وہ ۱۹۷۱ء کے ترجمہ شدہ ایڈیشن سے بہت مختلف ہے۔

موصوف نے سیرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتنی زیادہ کتب کی موجودگی میں نئے سرے سے ایک کتاب لکھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہر سلسلہ اپنی تاریخ خود کھٹکی ہے۔ پھر ان کا کہنا ہے کہ میری ذاتی زندگی میں نظریات کے حوالے سے ایسے واقعات ہیں کہ وہ تقاضا دوں گے اور کہا تو سے پُر ہیں۔ اس کی وجہ وہ خود ہی بیان کرتے ہیں کہ مارکسزم ایک ایسا نظریہ ہے جس سے انسان کے خیالات میں تبدیلی آتی رہتی ہے اسی بنابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقول روؤنسن اپنے خیالات بدلتے رہے۔ میکسیم روؤنسن لکھتے ہیں میں نے واقعات کو بیان کیا ہے اور ان کی توضیح بھی کی ہے۔ جسے وہ بیانیہ طرز قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ یہ ایک خطرناک کام ہے لیکن میں نے حقائق سے مدد لے کر یہ سب کچھ مکمل کر لیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے پیش روؤں سے معلومات ضروری ہیں لیکن انھیں نئے انداز سے پیش کیا ہے۔ ان مغربی ذرائع کے علاوہ انہوں نے ابنِ اسحاق، طبری، واقدی اور ابنِ سعد سے بھی استفادہ کیا ہے اور جب کوئی ماہر سے پڑھے گا تو اسے اس بات کا ثبوت بھی مل جائے گا۔<sup>(۲۹)</sup>

### دیرے سے سیرت لکھنے کا اعتراض

میکسیم روؤنسن ایک روایتی اور بوسیدہ اعتراض سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ کرتے ہیں کہ یہ آپ کی وفات کے ایک سوچپیں برس بعد لکھی گئی۔ اس کا سیدھا سادھا جواب ہے کہ کسی ایک صحابی نے تمام احادیث کسی ایک کتاب میں جمع نہ کی تھی اور کوئی ایک صحابی زندگی کے ترسیٹھ برسوں میں ہر لحظہ اور ہر وقت خلوت و جلوت میں ساتھ نہ رہا۔ نہ ایسا ممکن ہے، تو سیرت کا سب سے بڑا ذریعہ اور مأخذ حدیث کی تدوین یقینی طور پر وفات کے بعد ہی ممکن تھی لہذا بہت سے صحابہ کا تحریری اور مشاہداتی سرمایہ کاٹھا ہونے میں کچھ وقت تو درکار تھا۔<sup>(۳۰)</sup>

گولڈزیہر Goldzehar اور جوزف شاخت Joseph Schacht اس تحریری سرمایہ کو مستند خیال نہیں کرتے۔ جبکہ خود مصنف ابنِ ہشام، واقدی اور طبری کے جا بجا حوالے دیتے ہیں اور دیگر مستشرقین ان مورخین کی کتب سے اپنے مطلب کی بات نکال کر ہی مسلمانوں کے خلاف حوالہ بنانے کا پیش کرتے ہیں۔

حدیث مبارکہ پر روؤنسن کا شدید اعتراض ہے کہ اولاً تو تمام تحریری سرمایہ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ میں قلم بند نہیں ہوا اور کچھ حصہ لکھا گیا تو آپ نے اس کی تصحیح نہیں فرمائی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث مبارکہ کا تحریری سرمایہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ میں موجود تھا۔ جس کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ پھر حدیث مبارکہ کے سند ہونے کے اصول و ضوابط اسماء الرجال کافن اور نقد و جرح کے اصول مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت حسنے سے ہی اخذ کیے تھے۔

## آخذ کی صحت کے بارے میں بے لقینی

میکسیم روڈنسن اپنی کتاب محمد میں اکثر جگہ "معلوم ہوتا ہے"، "کہا جاتا ہے"، "دکھائی دیتا ہے"؛ "فرض کریں"؛ "یہ شک پیدا کرتا ہے"؛ "ایسا ہوا ہوگا"؛ "ممکن ہے کہ ایسا ہو" کے سے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ یعنی وہ لکھتے ہوئے حق و صداقت اور یقین کامل کی دولت سے محروم دکھائی دیتے ہیں۔ جبکہ مسلمان مفسرین قرآن مجید کی تفسیر بیان کرنے کے بعد اکر واللہ اعلم بالصواب لکھتے ہیں جس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ ان مفسرین نے امکانی طور پر مطالب و معانی کو کھونے کی سعی کی ہے۔ ان الفاظ و اصطلاحات قرآن کے صحیح معانی صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں تو مصنف واللہ اعلم بالصواب کے لفظ کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اپنے مسلمان قارئین کو روڈنسن یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ انگریزی کتب کا مطالعہ کریں تب میری کتاب ان کی سمجھ میں آئے گی ورنہ وہ ان کی سب معلومات کو رد کر دیں گے۔ میکسیم روڈنسن کا دعویٰ ہے کہ میں نئی کتاب لکھنے کی ضرورت اس لیے بھی محسوس کی کہ وہ تاریخ کو تقدیم کے معیار پر رکھنا چاہتے تھے۔

## تاریخ کو تقدیم کے معیار پر پر کھنے کا دعویٰ

مصنف و سعیت قلبی سے یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ توسعی پندی، استعماریت اور یورپ کی برتر سوچ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد جھوٹ اکٹھا کر دیا۔<sup>(۳۸)</sup> مصنف اپنے آپ کو بر ملا Atheist تسلیم کرتے ہیں اور اسی حوالے سے یہ بات مانتے ہیں کہ میں بطورِ لادین ایک ایسے انسان کے بارے میں لکھتے ہوئے جو مذہب کے بانی ہیں اور اپنے مذہب سے انتہائی مخلص بھی ہیں اور وہی سے فیض یاب بھی ہوتے رہے، ایسے فرد کو شاید صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتا۔ میکسیم روڈنسن کو یہ اعتراف ہے کہ وہ عربی ناموں اور عربی الفاظ کو صحیح طور پر نہیں سمجھ پائے انہوں نے کتاب کے آخر پر وضاحتی نوٹ بھی دیا ہے لیکن پھر بھی وہ ان کے صحیح مقام سے ناواقف ہیں جس کا وہ کھلے دل سے اعتراف بھی کرتے ہیں۔ مصنف لکھتے ہیں کہ عربی الفاظ کی درست ادا یا یگی یعنی تلفظ کے بارے میں مجھے وقت کا سامنا رہا ہے ہاں انہوں نے کوشش کی ہے کہ انگریزی الفاظ کی ادا یا یگی کی طرح ان عربی الفاظ کو بھی اشاروں کی مدد سے ظاہر کر دیا جائے۔ ان عربی ناموں، کنیتیوں اور قائلی وابستگی کو سمجھنے میں ناکامی کے باوجود ان کا دعویٰ ہے کہ وہ ان کے درمیان موقع محل کی مناسبت، ماحول کا ان سے خصوصی تعلق اور ناموں کا درست استعمال جانتے ہیں۔<sup>(۳۹)</sup>

## نبوت کی حقانیت کا قائل

کتاب "محمد" کا جواہر لیشن ۲۰۰۲ء میں چھپا اس کے سرورق میں میکسیم روڈنسن لکھتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ میں نے اپنے موضوع کو سیاست کی بھینٹ چڑھا دیا اور کتاب محمد اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیاست کی نذر کر دیا۔ اس کا جواب وہ خود ہی دیتے ہیں کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہی اس دور کی

سیاسی اور سماجی قدروں کے پس منظر یادوسرے لفظوں میں اشتراکی ذہنیت کے ساتھ ہے اور پیغمبر مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی وحی کے صرف ادبی حصے پر روشنی ڈالی ہے اور اس بارے میں میرا زور صرف اس کے موضوع اور اثر پذیری پر ہے۔ مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالعہ بحیثیت ایک مذہبی آدمی، سیاسی مفکر اور عام آدمی کے طور پر کیا ہے۔ ایسے لوگ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کو تاریخی تسلسل کے حوالے سے دیکھتے ہیں وہ ان حالات و واقعات کو بھی ذہن میں رکھیں جن کی بناء پر انھوں نے یہ تحریک شروع کی مزید یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کو کم تر ثابت نہیں کیا جاسکتا اور جو ایسا کرنا چاہتے ہیں وہ خود ابتر ہے۔<sup>(۳)</sup>

### اسلام، عیسائیت اور یہودیت کے خیالات جانے کی کوشش

موصوف حیران ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی وقت میں سربراہ مملکت، سپہ سالار اور نظریاتی راہنمابن گئے یہ سب کچھ کیسے ہو گیا؟ ایسا نہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے ہوا اور نہ آج تک ان کے بعد ہوا۔ یہی میرے محدث نامی کتاب لکھنے کا مقصد ہے۔ ایک وجہ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ مسلمانوں اور عیسائی فرقہ پروٹستان کے خیالات میں کس بنا پر ہم آہنگی ہے۔ اسی لیے میں نے یہ کتاب لکھی۔ پھر مارکسٹ بھی ان کے ہم نوا ہیں۔ ان تینوں مذاہب یا خیالات کے درمیان مطابقت یا تضاد تلاش کرنا میرا کام ہے۔ میکسٹرم روڈنسن نے یہ کتاب یورپی قاری کے لئے لکھی ہے۔ مسلمان قاری کو وہ مشورہ دیتے ہیں کہ ساری کتاب پڑھیں اور عقیدت سے ہٹ کر پڑھیں تو تنقید ان کی سمجھ میں آجائے گی۔ اپنے آخز کے بارے میں روڈنسن لکھتے ہیں:

”اگر ان ناقابل اعتبار ذرائع اور مأخذ سے مراد وہ یورپی تصنیف ہیں جن سے متاثر ہو کر جناب روڈنسن نے لکھا تو وہ خود ہی اعتراف کر رہے ہیں کہ کثرت کے باوجود یہ تصنیف متندا اور بھروسہ کے قابل نہیں ہیں اور مستشرقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں لکھتے ہوئے محض بغرض و عناد کا اظہار ہی کرتے ہیں اس سے مراد تحقیق نہیں ہوتی۔ میکسٹرم روڈنسن لکھتے ہیں کہ انھیں (مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا ہے۔ پھر لکھتے ہیں یہ وحی حدیث اور سیرت کے واقعات ہیں۔ اس لیے اب جب بھی کوئی سیرت طیبہ پر لکھتا ہے تو ان دونوں مأخذوں پر ہی اعتماد و انحصار کرتا ہے جبکہ میرے نزدیک یہ دھوکہ، واصمہ اور معتمہ ہے۔“<sup>(۳۳)</sup>

میکسٹرم روڈنسن دوسرے مستشرقین سے چندال منفرد نہیں ہیں کہ دیگر مستشرقین بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کر کے مسئلہ کو پیچیدہ بنادیتے ہیں۔ مستشرق پیغمبر کے مقدس کام کو سمجھنے سے ہی قاصر رہتا ہے۔ جبکہ میکسٹرم روڈنسن تو متعصب یہودی ہونے کے علاوہ اپنے آپ کو بڑی وضاحت سے Agnostic اور Atheist کہتے ہیں جبکہ پیغمبر اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور پیغمبر الہی کو اللہ تعالیٰ کے بندوں تک پہنچانے اور سمجھانے کا سرانجام دیتے ہیں اور اس عام فہم بات کو بھلا

فلسفہ اور لادینی کا لبادہ پہنچنے والا کیسے سمجھ سکتا ہے؟

سیرت پاک پر کوئی بھی کتاب پڑھنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ قاری کے دل و دماغ پر ایک عمدہ نمونے کے خونگوار اثرات ہوں کہ قاری بھی حق کی پیروی کرے اور جس طرح پیغمبر پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی گزاری وہ بھی گزارنے کی کوشش کرے۔ لیکن میکسیم روڈنسن نہ صرف خود اس شرف سے محروم ہیں بلکہ وہ ایسے معاشرے کے لئے لکھ رہے ہیں جو مادہ پرست ہے اور سطحیت کا شکار ہے۔ سائنس کے اسیر ہو کر عقلیت پرستی میں محصر ہیں۔ وہ لوگ معنوی اور روحانی زندگی کا ذوق کھوچکے ہیں عالم غیب کا درک جاتا رہا ہے اور حقائق باطنی اور مابعد اطیبی نظر ان سے اوچھل ہے۔

## حوالہ جات و حواشی

1. Maxime, Rodinson, The Persistence of the Jewish Question, Penguin Books, London, 1996, P. 46.
2. Ibid., P. 47.
3. Ibid., P. 49.
4. Ibid., P. 100.
5. Ibid., P. 101.
6. <http://en.wikipedia.org/wiki/maximerodinson>
7. Ibid., P. 2.
8. Ibid., P. 3.
9. Mardan Bey, Farouk, Review of Palestinian Studies, Page. 1-2.
10. <http://en.wikipedia.org/wiki/maxinerodinson> P. 4-6.
11. Ibid., P. 7-8.
12. <http://en.wikipedia.thefreeencyclopedia>.
13. Ibid., P. 9-12.
14. <http://www.thenation.com>
15. [www.geocities.com](http://www.geocities.com)
16. Cludia Rode, London
17. Mardan Bey, Farouk, Review of Palestinian Studies, Page. 1-2.
18. <http://www.Fred,Halliday.com>
19. Rdinson, Maxime, Looking a Vanished Back on Past, Page 413.
20. Ibid., P. 417-19.
21. Michael Yoking, The Daily Star, P. 4.
22. Douglas Johnson, Guardian, P. 1-3.
23. Michael John the Left Review, New York, United States, 1976, P.5

24. <http://www.thenation.com>. P. 12.
25. اخبار تحقیق (سہ ماہی) ص ۲،
26. صدیقی، محمد یاسین مظہر، تحقیقات اسلامی (سہ ماہی) علی گڑھ، ۱۹۹۳ء، ص ۲۱
27. ایضاً
28. عبدالرحمن ابن خلدون، مقدمہ، کشمیر آرٹ پر لیں لاہور، ۱۹۹۵ء، ص ۲۱
29. غلام مرغی، ڈاکٹر، انسائیکلو پیڈیا بریئنریکا میں اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہتانات، نیو مسلم ٹاؤن لاہور، ۱۹۹۸ء، ص ۲۹
30. The American Journal of Islamic Social Sciences, Washington, D.C. 1995. P. 309.
31. <http://www.rodinson,maxime.com>
32. Maxime, Rodinson, "Muhammad" Translated by Anne Carter, The Penguin, Vigo Street, London, WI, 1968. P. 20.
33. <http://www.rodinson,maxime.com>
34. واث، ہنگامی، عالم اسلام اور عیسائیت (ماہ نامہ) اسلام آباد، ۱۹۹۲ء
35. Rodinson, Maxime, Muhammad, Review, P. 10.
36. Ibid., P. 12.
37. احمد یار (مرتب)، سیرت طیبہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۰۷ء
38. Rodinson, Maxime, "Muhammad" Cover Page.
39. Rodinson, Maxime, "Muhammad" Forward.
40. Ibid., P. 13.
41. Ibid., P. 14.
42. Ibid., P. 16.
43. Ibid., P. 17.